بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۴۳۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۲ رجب ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۸ احسان ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۸ جون ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ احسان (جون)۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ سابقہ اطلاع کے بموجب ان دنوں حضور ایدہ اللہ کو دانتوں میں کچھ تکلیف ہے۔

احباب بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے علاوہ شدید ضعف اور سر درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ملک محمد افضل صاحب مرحوم منیجر گڈ ٹیکسٹائل ملز حسن آباد کا گینگٹا میں اپریشن ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے۔ ملک صاحب میرے داماد اور مکرم ملک برکت علی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کے بیٹے ہیں۔ ان کے لئے درد مندانہ التماس دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالقادر ۲۱۔ رستم پارک۔ نواں کوٹ۔ لاہور)

محترمہ نصرت عقیل صاحبہ کی نماز جنازہ آج بعد نماز مغرب ادا کی جائیگی

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے محترمہ نصرت عقیل صاحبہ اہلیہ مکرم انیس احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بانجول (گیمبیا۔ مغربی افریقہ) جو محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری کی صاحبزادی اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کی بہو تھیں وہاں ۱۲ رجون کو وفات پا گئی تھیں۔ ان کا جنازہ آج ۱۸ جون بروز پیر بوقت سہ پہر گیمبیا سے ربوہ پہنچ رہا ہے۔ نماز جنازہ آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کی جائے گی۔ مقامی احباب سے نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی درخواست ہے۔

لازمی چندہ جات

ماہ بماہ

ادا کیجئے

(ناظر بیت المال آمد)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

بدظنی انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے

یہ ایمان کو ایسی جلدی جلاتی ہے جیسے خس و خاشاک کو آتشِ سوزاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات)

ترجمہ:- اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا کَمَا اَمَرَکُمْ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ۔ (مسلم)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ اور نہ لوگوں کے عیوب کی ٹوہ لگاؤ اور نہ کسی کی جاسوسی کرو اور نہ کسی چیز میں حرص کرو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ ہی باہم بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے بے تعلق رہو بلکہ خدا کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مُردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فردِ معطل اور شئے بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا ایک بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰)

"بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اُس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اُس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے برافروختہ ہوئی!"

(الوصیت صفحہ ۲۶ حاشیہ)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبدالحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۲۲ رجب ۱۳۹۹ھ
۱۸ راحسان ۱۳۵۸ ہش
۱۸ رجون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی فطرت اور اس کی کبھی نہ بدلنے والی خاصیت

اسلام نے ایک انقلاب انگیز نظریہ پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیک فطرت پر پیدا کیا ہے اور اُس کی یہ فطرت کبھی بدل نہیں سکتی، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:-

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ

(الروم آیات ۳۱، ۳۲)

ترجمہ:- پس (اے قرآن کے مخاطب!) تُو اپنی ساری توجہ دین کے لئے مخصوص کر دے ایسی حالت میں کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو۔ تُو اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت کو اختیار کر، (وہ فطرت) جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی قائم رہنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ پس تُو دینِ فطرت کو اختیار کر اور خدا کی طرف جھک اور اس کا تقویٰ اختیار کر۔ اور تم سب نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فی الاصل نیک فطرت پر پیدا کیا ہے جبھی تو اُس نے اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت کو اور دینِ فطرت یعنی اسلام کو اختیار کرنے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی ہے۔ دوسری بات اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی فطرتِ انسانی کی اصل بدل نہیں سکتی وہ بہرحال و بہرصورت وہی رہے گی جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ اِس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر فطرتِ انسانی بدل نہیں سکتی تو دُنیا میں فسق و فجور کی فراوانی کیوں نظر آتی ہے؟ وہ مسلمان جو بالعموم گناہ آلود زندگی بسر کرتے ہیں اور خاص طور پر مغربی اقوام کے افراد جو از سرتاپا فسق و فجور میں غرق ہیں اور اباحتی زندگی گزار رہے ہیں وہ ایسا کرنے پر کیوں مجبور ہیں؟ کیا یہ اِس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ ان کی فطرت ہی نیک نہیں ہے؟

اِن اور اِس قسم کے تمام دوسرے سوالوں کا امام آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت پُرمعارف انداز میں جواب دیا ہے اور نہایت ہی لطیف مثالوں سے انسانی فطرت کا فی الاصل نیک ہونا ثابت کر کے اس پر وارد ہونے والے اعتراضوں کو بہت مدلّل طور پر رَدّ فرمایا ہے۔ اِس ضمن میں آپ نے واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی انسانی فطرت اپنی اصل کے لحاظ سے جو کچھ ہے وہ الگ چیز ہے اور انسانوں کے اعمال و کردار میں ہمیں بدی کا جو رُجحان اور اس کی جو گرم بازاری نظر آتی ہے وہ بالکل جداگانہ چیز ہے۔ انسان کی فطرت اپنی اصل کے لحاظ سے ایک اُجلے اور صاف و شفاف کپڑے کی طرح ہے۔ اُجلے کپڑے پر جو میل چڑھتی ہے اور جس کی وجہ سے کپڑا میلا نظر آتا ہے وہ کپڑے کے اندر سے نہیں نکلتی بلکہ بیرونی اثرات کی وجہ سے اُس پر جم جاتی ہے۔ جب اُس میل کو دُور کر دیا جائے تو کپڑا صاف اور اُجلا ہو کر اپنی اصلی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اِسی طرح شیطان کی پیروی اختیار کرنے سے انسان اپنی فطرت پر میل کی دبیز تہیں تو چڑھا لیتا ہے لیکن اُس کی فطرت کے دوبارہ اپنی اصل حالت پر واپس آنے کا امکان کبھی معدوم نہیں ہوتا۔ جب اور جس وقت بھی وہ شیطان کی پیروی چھوڑ کر احکامِ الٰہی کی اطاعت کو لازم پکڑے گا اُس کی فطرت کی نیکی اُبھر کر اسے پھر سابق بالخیرات بنادے گی۔

کپڑے اور اُس پر چڑھنے والی میل کے علاوہ حضور علیہ السلام نے ایک اور بہت ہی لطیف مثال سے انسانی فطرت کے فی الاصل نیک ہونے کو ذہن نشین کرایا ہے۔ آپ نے انسانی فطرت کو پانی سے تشبیہہ دے کر بتایا ہے کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے۔ اُس کی یہ فطری برودت اُسے آگ پر گرم کرنے کے باوجود بھی اس سے جُدا نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بُجھا دیتا ہے اسی طرح گرم پانی کو اگر آگ پر ڈالیں تو اُس سے بھی آگ فوراً بُجھ جاتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ٹھنڈے پانی سے تو آگ بُجھ جائے اور گرم پانی سے نہ بُجھے۔ یہی حالت انسانی فطرت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فی الاصل اسے پاکیزہ بنایا ہے۔ انسان بدیوں کا ارتکاب کر کے کتنا ہی بدکردار بن جائے جب بھی اسے دعا اور توبہ کی توفیق ملے گی تو اُس کی فطرت نفس پر غالب آکر گناہوں کی آگ کو بُجھا دے گی اور وہ پھر نیکی کے راستہ پر گامزن ہو کر حقیقی معنوں میں نیک بن جائے گا۔

انسانی فطرت کی اِس خداداد پاکیزگی کی وجہ سے ہی اسلام نے اُن انسانوں کو جو گناہوں میں ملوّث ہو جاتے ہیں یہ کہہ کر مایوسی سے نجات دلائی ہے:-

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (الزمر آیت ۵۴)

ترجمہ:- تُو (ان کو ہماری طرف سے) کہہ دے۔ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ سارے گناہ بخش دیتا ہے۔ وہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسلام کی اِس بشارت میں فی الحقیقت انسانی فطرت کے فی الاصل نیک ہونے کی طرف ہی توجہ دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں پاکیزگی رکھی اور اصل کے لحاظ سے اسے پاکیزہ اور نیک بنایا ہے اس لئے گناہگاروں کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ اگر خدا کی جناب میں جھکیں اور اُس سے گناہوں سے نجات کے لئے دعا مانگیں تو اِس کے نتیجہ میں فطرت کی پاکیزگی نفس پر غالب آکر نفس کی آلائشوں اور گناہوں کے میل کو دھو ڈالے گی اور وہ نیک اور پاک بن جائیں گے اور ایسی صورت میں خدا تعالیٰ ان کے تمام گناہوں کو خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں معاف کر دے گا کیونکہ یہ اُس کا وعدہ ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ (ھود آیت ۱۱۵) یعنی یقیناً نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ اِسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسانی فطرت کی خداداد پاکیزگی اور اُس کی انقلاب انگیز تاثیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"یہ خیال نہ کرو کہ ہم گناہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر بھی فطرتاً یہ بات رکھ دی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔

دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بُجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کی طرح کر دو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑیگا تو ضرور آگ کو بُجھا دے گا۔ جیسا کہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھ دیا ہوا ہے۔ اِس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ میں ملوّث ہیں۔ گناہ اُس میل کی طرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دُور کی جاسکتی ہے تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کرے گا، وہ حلیم ہے اور غفور الرحیم ہے"۔

(لیکچر لا الٰہ الّا اللّٰہ صفحہ ۳۷، ۳۸)

پس قرآنِ مجید کی مذکورہ بالا آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُرمعارف تصریحات سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں پاکیزگی اور نیکی کا مادہ ودیعت کیا ہے۔ انسانی فطرت کی یہ خاصیت بدل نہیں سکتی۔ جو لوگ گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں وہ فطرت سے مجبور ہو کر نہیں کرتے بلکہ ماحول کے اثر اور نفسانی خواہشات سے مغلوب ہو کر کرتے ہیں۔ وہ اپنی فطرت پر گناہوں کے

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن کلاس
اور
درس القرآن کی اہمیت

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ

قرآن کریم خدا تعالیٰ کی نہایت عظیم الشان اور بہت ہی برکت والی کتاب ہے۔ تقریباً ہر مذہب میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی تھی اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی یہ آخری شریعت اور کامل کتاب اپنے وقت پر نازل ہوئی اور حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچی۔ اس مبارک کتاب میں نسل انسانی کے لئے بے شمار برکات اور انوار ہیں۔ اس خزانہ انوار و برکت سے ہم تب ہی فیض یاب ہو سکتے ہیں اگر ہم اس کی صحیح عظمت اور اہمیت کو پہچانیں۔ اس کا علم حاصل کریں۔ اور اس کے احکام پر صدق دل سے عمل پیرا ہوں۔

قرآن کریم کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو ہلاک نہ ہوتے اور یہ نصیحت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت کے منکر نہ ہوتے پس اس نصیحت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نصیحت ہے یہ بڑی دولت ہے ۔۔۔۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۴، ۲۵)

قرآن مجید سے فیض حاصل کرنے کے لئے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ اس کا علم حاصل کریں۔ یہ بات اتنی اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود بار بار اس کی تاکید فرمائی ہے۔ اور مسلمانوں کو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کا ایک آسان طریق بھی بتا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ

(توبہ: ۱۲۲)

یعنی مومنوں کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے حصول کے لئے نکل پڑیں۔ تاہم ایسا کیوں نہیں کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑے تا کہ وہ دین پوری طرح سیکھے اور پھر اپنی قوم میں واپس آ کر ہوشیار کریں اور دین سکھائیں۔ تا کہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگ جائیں۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ چونکہ ہر مسلمان فرد کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر باہر جا سکے اور مرکز میں قیام کر کے بذات خود دینی علم حاصل کرے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کم از کم یہ تو ہونا چاہیئے کہ ہر گاؤں یا جماعت یا علاقے میں سے کچھ لوگ دینی علوم کی تحصیل کے لئے سفر اختیار کریں۔ اور وہ جماعتی اور علمی مرکز میں کچھ عرصہ قیام کر کے علم دین حاصل کریں اور پھر واپس آ کر اپنے لوگوں کو تعلیم دیں اس طرح ساری قوم کے لوگ اپنے گھروں میں رہتے ہوئے تحصیل علم حاصل کر سکیں گے۔ اور دین و دنیا میں ترقی کا موقعہ انہیں مل جائیگا۔

قرآن مجید کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہر سال مرکز کی طرف سے تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ احباب جماعت دینی علوم سیکھیں اور مرکز میں قیام کر کے روحانی برکات حاصل کریں۔ اور پھر اپنی اپنی جماعتوں میں واپس جا کر لوگوں کو فائدہ پہنچائیں۔

ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں قرآنی علوم کے پھیلانے کی زبردست تڑپ پائی جاتی ہے۔ حضور جماعت کے دوستوں کو مسلسل یہ تلقین فرما رہے ہیں کہ وہ علم قرآن کی اہمیت کو سمجھیں۔ اس کے حصول کے لئے مرکز میں آئیں اور پھر اسے آگے لوگوں تک پہنچائیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں پھر تمام جماعتوں کو تمام عہدیداران خصوصاً امراء اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کو سیکھنا جاننا اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قرب الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں از بس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس میں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔ جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

پھر ایک خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"ہمیں چاہیئے کہ انفرادی اور جماعتی طور پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اپنی کوششیں، اپنی جدوجہد اور مجاہدات کو کمال تک پہنچائیں اور جو منصوبہ قرآن کریم کو سیکھنے سکھلانے کا جماعت میں جاری کیا گیا ہے۔ اس سے غفلت نہ برتیں۔ اس موقعہ پر میں ان عزیز دوستوں اور بھائیوں سے اپیل کرنا چاہتا ہوں جن کا مختلف درسگاہوں سے طالب علم یا استاد کا تعلق ہے کہ اپنی چھٹیوں میں سے اگر آپ دو ہفتے قرآن کریم کو پڑھانے کے لئے وقف کر دیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرمائیگا۔"

(الفضل ۷ اگست ۱۹۶۶ء)

اس سال فضل عمر درس القرآن کلاس ۲۸ جولائی تا ۱۳ اگست ۱۹۷۹ء مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ کثرت سے اس میں شامل ہو کر انوار و برکات حاصل کریں۔ جماعتی عہدیداران سے بھی درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس کلاس میں بھجوانے کی کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی دعا کا معجزانہ اثر

ایک عیسائی چیف کی مزمن بیماری سے شفایابی اور اس کا قبولِ اسلام

از مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے سابق مبلغ انچارج سیرالیون

سیرالیون کے اندرونی علاقہ ضلع کینما KENEMA میں ایک چھوٹی سی ریاست گوراما GORAMA نامی ہے۔ یہ ریاست اب سے بیس تیس سال پہلے تک موٹر کی سڑک سے تیس میل دور اور ڈاک خانہ سے ۵۰ میل دور تھی لیکن اس کے مشرک اور نیم عیسائی پیراماؤنٹ چیف بائیو BAIO کی نیک نامی اور کشادہ دستی کی وجہ سے یہاں لوگوں کی بہت آمدو رفت رہتی تھی۔ اور مختلف عامل اور طبیب ان کی مزمن بیماری کے علاج کے بہانے جو انہیں عرصہ بیس سال سے لاحق تھی ان سے پیسہ لیتے رہتے تھے۔

چیف کی لاعلاج بیماری اور عیسائیوں کی ناکامی

جب مولانا نذیر احمد علی مرحوم ۱۹۳۹ء میں پہلی مرتبہ اس ریاست کے قریب ایک قصبہ بادماہون میں بغرض تبلیغ تشریف لائے۔ اور وہاں خدا تعالیٰ نے انہیں ایک نہایت مخلص اور مضبوط جماعت عطا فرما دی تو اس جماعت کے دوستوں نے انہیں ریاست گوراما کے صدر مقام ٹونگے TONGAY میں مذکورہ بالا چیف بائیو کو تبلیغ اسلام کرنے کی تحریک کی۔ چنانچہ مولانا صاحب موصوف ستمبر ۱۹۳۹ء میں جماعت کے چند مخلصین کے ساتھ ۲۰ میل کا دشوار گزار راستہ پیدل طے کر کے ٹونگے پہونچے۔ اور چیف بائیو اور وہاں کے باشندوں کو پبلک لیکچرز اور پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس قصبہ میں امریکہ کے یو۔بی۔سی (U.B.C) عیسائی مشن کے سفید فام عیسائی پادری دس سال سے چیف بائیو کی سرپرستی میں عیسائیت کے پرچار میں مصروف تھے۔ تاہم ان کی مزمن بیماری کا علاج کرنے میں وہ انتہائی کوششوں کے باوجود بالکل ناکام رہے تھے۔

امریکن پادریوں سے مناظرے اور اسلام کی فتح

اگرچہ عیسائی پادریوں کو وہاں مولانا علی صاحب مرحوم کی یہ تبلیغی مہم سخت ناگوار تھی۔ مگر چیف اور پبلک کے اصرار پر انہیں مولانا موصوف سے دو پبلک مناظرے کرنے پڑے۔ جن میں ان کے ضلعی امریکن ہیڈ پادری ریورنڈ لیڈر Leader کو بُری طرح شکست ہوئی۔ اور چیف بائیو اسلام کی طرف مائل ہو گئے۔ آخر چیف نے مولانا صاحب سے اس شرط پر اپنے قبیلہ اور ریاست کے سرکردہ لوگوں سمیت اسلام قبول کر لینا منظور کر لیا کہ ان کی صحت یابی کی ذمہ داری لی جائے۔ مولانا صاحب مرحوم نے اسلام کے زندہ اور شافی وکافی خدا پر توکل اور اعتماد کرتے ہوئے ان کی یہ شرط منظور کر لی۔ اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں تمام حالات عرض کر کے چیف مذکور کے لئے خاص دعا کی درخواست کی۔ اور وہ خود بھی اور سیرالیون کے تمام احمدی بھی دعاؤں میں مصروف ہو گئے۔

معمولی دوا سے خدا نے شفا دیدی

یہ چیف اس وقت چلنے پھرنے کے قابل بھی نہ تھے۔ اور مناظرے سننے کے لئے انہیں ہماک میں اٹھا کر لایا گیا تھا۔ مولانا صاحب مرحوم کے پاس لاہور کے ایک ہندو ویدک حکیم کی ایک مشہور دوائی "امرت دھارا" کی چند شیشیاں موجود تھیں۔ انہوں نے چیف کو پہلے ایک جلاب دیا اور پیٹ صاف ہو جانے کے بعد انہیں امرت دھارا پانی میں ملا کر اور اس پر آیات قرآنیہ کا دم کر کے پلانا شروع کر دیا۔ نیز خوراک اور صفائی وغیرہ کے بارے میں اپنی نگرانی میں ان سے خاص احتیاطیں کرانی شروع کیں۔ ان کے پینے کے لئے خود پانی اُبال کر اور فلٹر کر کے ان کے لئے روزانہ مہیا کرتے رہے۔ اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس دوران بار بار خط بھی لکھتے رہے۔ چنانچہ حضور کی دعاؤں کی برکت سے انہیں چند دنوں میں اتنا افاقہ ہو گیا کہ وہ چل کر مولانا مرحوم کے ساتھ باجماعت نماز کے لئے آنے لگے۔ کھانے پینے کے لئے مولانا صاحب نے ان کے لئے کویکر اوٹس، اوولٹین، ہارلکس اور بسکٹ وغیرہ قسم کے ولایتی ڈبے منگانے نیز انڈے ہاٹ بوائل کر کے انہیں دیتے رہے۔ اور یوں خدا کے فضل سے چند دنوں میں ان کی صحت بہت ترقی کر گئی۔ جس کے بعد مولانا صاحب نے اس شرط پر ان کی بیعت بھی بغرض منظوری حضور کی خدمت میں ارسال کر دی کہ وہ شراب کبھی نہیں پئیں گے۔ اور چار سے زیادہ بیویوں سے ازدواجی تعلق نہیں رکھیں گے۔ کیونکہ باقی ایک سو سے زائد سب بیویوں کو فوری طور پر چھوڑ دینا ملکی اور سیاسی لحاظ سے ان کے لئے سخت نقصان دہ تھا۔ بعض ان میں سے صاحب اولاد بھی تھیں۔ اس کے بعد قصبہ کے باشندوں میں سے بھی کثیر تعداد میں لوگ بیعت کر کے اسلام میں شامل ہو گئے۔ اور چیف نے وہاں مسجد بنانے کا حکم دے دیا۔ جو اس مشرک قصبہ میں اسلام کی پہلی مسجد تھی۔ حضور نے تمام نومسلموں کی بیعتیں قبول فرماتے ہوئے چیف کا اسلامی نام صلاح الدین بائیو رکھا۔

پادریوں کے شکوے اور ناکامی

اس دوران امریکن پادریوں نے پہلے تو چیف سے (بقول ان کے) اس غداری کا شکوہ کیا اور اپنے احسان انکو جتائے لیکن چیف نے انہیں صاف صاف جواب دے دیا۔ کہ ریاست کی بہبودی کے لئے آپ کی مساعی اور تعلیمی جدوجہد کے ہم شکر گذار ہیں۔ لیکن مذہب کا معاملہ ہر ایک کے دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں کسی پر جبر نہیں۔ البتہ جو ریاستی سہولتیں عیسائی مشنوں کو حاصل تھیں وہ برقرار رہیں گی۔ اور میں تمہارے سکولوں کی سرپرستی بھی کرتا رہوں گا۔ لیکن اب چونکہ میں عیسائیت کو خیرباد کہہ کر مسلمان ہو چکا ہوں اس لئے آپ کے چرچ سے وابستگی اب میرے لئے ممکن نہیں ہوگی تاہم آپ کو عیسائیت کی تبلیغ کی ہر طرح آزادی ہے۔

پادریوں کی گورنر سے شکایت

اس کے باوجود امریکن پادریوں نے ضلع کے انگریز ڈی سی اور پراونشل کمشنر حتی کہ گورنر سیرالیون کے پاس بھی شکایت کی کہ دس پندرہ سال سے ہم جس ریاست کی تعلیمی اور مذہبی بہتری کے لئے ہزاروں ڈالر سالانہ خرچ کر کے ان تھک کوششیں کرتے چلے آرہے ہیں اور سکول اور چرچ اور مشن کی عمارتیں بھی اپنے خرچ پر بنوائی تھیں۔ اب اس ریاست کے چیف نے اسلام قبول کر کے ہماری ساری کوششوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ نیز تحریری طور پر ڈی سی کو لکھا کہ اس ریاست میں احمدی مبلغین کی تبلیغ اسلام بند کرائی جائے۔ کیونکہ ہم عیسائی وہاں ان سے سالہا سال پہلے سے کام کر رہے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے انہیں کہیں بھی ہمارے خلاف ان امریکن مشنریوں کے داویلا کی شنوائی نہ ہوئی۔

تمام بُت اور تعویذ نذرِ آتش کر دئے گئے

پیراماؤنٹ چیف بائیو نے اسلام قبول کرنے کے بعد مولانا علی صاحب مرحوم کی تحریک پر اپنے تمام بُت اور بے شمار تعویذ اور جادو ٹونے کے سامان اکٹھے کر کے بیعت کرنے کے دوسرے روز ہی ان کے حوالے کر دیئے تاکہ وہ جلا دیئے جائیں۔ چنانچہ ایک جلسہ کر کے سرعام انکو جلا دیا گیا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مشرک ریاست کا ہیڈکوارٹر احمدیت کے ذریعہ اسلام کا نور پھیلانے کا مرکز بن گیا۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی جھنڈا عیسائیت کے دس پندرہ سالہ جھنڈے کی جگہ لہرانے لگا۔ اور عیسائیوں کے گرجے کے مقابل چند روز میں ہی ایک شاندار مسجد بھی تیار ہو گئی۔ جہاں سے پانچ وقت کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فضاؤں میں گونجنے لگا۔ بلکہ چیف بائیو نے خواہش ظاہر کی کہ اب ان کی ریاست کے سب دیہات میں تبلیغ اسلام کا انتظام کیا جائے۔

پانچ صد افراد کا قبولِ اسلام

چنانچہ ان کی خواہش کی بناء پر مولانا علی صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کو قادیان تار دیا کہ پانچ صد افراد کی معیت میں ایک عیسائی پیراماؤنٹ چیف نے اسلام قبول کیا ہے۔ اس لئے کام کی وسعت کے پیش نظر فوری طور پر ایک اور مبلغ اسلام سیرالیون روانہ کیا جائے۔ چنانچہ اس ضرورت کو فوری طور پر پورا کرنے کے لئے حضور رضی اللہ عنہ نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد فضل لندن کو تار دلوایا کہ محمد صدیق امرتسری کو لندن سے فوراً سیرالیون تبدیل کر دیا جائے چنانچہ حضور کے اس حکم کے مطابق خاکسار مارچ ۱۹۴۰ء کو لندن سے بذریعہ بحری جہاز سیرالیون پہنچ گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۶۶ سال پہلے : ۱۸ جون ۱۹۱۳ء

حضرت صاحبزادہ محمود نے الفضل جاری کر دیا

"خدایا..... اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر" صاحبزادہ صاحب کی دعا

مسیح پاکؑ کی پیاری بستی قادیان دارالامان سے آج ۱۸ جون ۱۹۱۳ء کو جماعت احمدیہ کے تاریخی اخبار "الفضل" کا آغاز ہو گیا۔ اس اخبار کے مالک اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائق صاحبزادے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔ یہ اخبار ہفت روزہ ہے اور ہر بدھ کو شائع ہوتا ہے۔ اخبار کا نام خلیفۃ المسیح اوّل حضرت مولانا نور الدین نے تجویز کیا تھا۔

الفضل کی ابتداء کے لئے سرمایہ تین مبارک ہستیوں نے فراہم کیا۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی حرم اوّل حضرت ام ناصرؓ جنہوں نے اپنے زیور پیش کئے۔ ان کو حضور نے خود لاہور جا کر فروخت کیا جس سے پونے پانچ سو روپے حاصل ہوئے۔ آپ نے اس بارے میں فرمایا "اس حسن سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا اور میرے لئے زندگی کا ایک نیا ورق الٹ دیا بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے بھی بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔

۲۔ دوسرا مبارک وجود جس نے الفضل کے جسد میں روح پھونکی حضرت ام المومنین کا تھا۔ آپ نے اپنی ایک زمین جو ایک ہزار میں بکی الفضل کے لئے عنایت فرمائی۔

۳۔ تیسرا پاکیزہ وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا ہے جنہوں نے اس غرض کے لئے نقد رقم کے علاوہ زمین بھی دی جو تیرہ سو روپے میں فروخت ہوئی۔

الفضل کی اشاعت کی وجوہات

جماعت میں اس وقت اور اخبارات بھی جاری تھے۔ اس لئے ایک نئے اخبار کے اجراء کی ضرورت کے بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ایک پراسپکٹس جاری کیا جو "اخبار الفضل کا پراسپکٹس" کے نام سے چھپا۔ اس میں حضرت صاحبزادہ صاحب (رضی اللہ عنہ) نے اخبار کی اشاعت کی آٹھ وجوہات رقم فرمائیں۔ آپ نے لکھا:

پہلی ضرورت: "بڑھنے والی ضروریات میں سے ایک نئے اخبار کی ضرورت ہے بے شک ایک وہ زمانہ تھا جبکہ جماعت قلیل تھی۔ پھر اکثر لوگ زمینداروں کے طبقے میں سے تھے لیکن اب علاوہ اس مخلص جماعت کی ترقی کے ہزاروں مخلص تعلیم یافتہ پیدا ہو گئے جن کے لئے علوم کو وسعت دینے کے لئے اخبار کی اشد ضرورت ہے۔"

دوسری ضرورت: "بعض احمدی ہیں جو احمدی تو ہو گئے ہیں لیکن ان کو ابھی معلوم نہیں کہ احمدی ہو کر ہم پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کس طرح ہمیں دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقاماتِ اسراف سے بچنا چاہیئے۔"

تیسری ضرورت: "احمدی جماعت کو تاریخ اسلام سے واقفیت دلانا ضروری ہے بخصوصاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) اور صحابہؓ کی تاریخ سے۔"

چوتھی ضرورت: ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں اس وقت بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد کا دریا جوش مار رہا ہے ..... اور اس سلسلہ میں ہندوستان میں بھی ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے ..... کہ جو عجیب عجیب رنگ میں بدظنیاں پھیلا رہا ہے ..... اور چونکہ ہمارا کوئی ایسا اخبار نہیں جو کہ سیاست کے اہم مسائل پر اس نقطۂ خیال سے روشنی ڈالے کہ جو حضرت صاحب نے قائم کی ہے۔ اس لئے خطرہ ہے کہ ہم میں سے بعض احباب اس رو میں نہ بہہ جائیں اس لئے ضروری ہے کہ اس معاملے میں بڑے زور سے حضرت صاحب کی تحریروں کی روشنی سے روشنی ڈالی جائے اور احمدیوں میں اس سیاست کو رائج کیا جائے جسے حضرت صاحب نے پیش کیا۔

(مورخ احمدیت مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۴۸۳ - ۵۰۷ پر یہ ذکر کیا ہے کہ جس گروہ کا ذکر یہاں پر کیا گیا ہے وہ مولانا ابو الکلام آزاد ایڈیٹر "الہلال" کا گروہ تھا جو کہ مسلمانوں کو پوری قوت سے کانگریس کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں کوشاں تھا اور گاندھی جی کو رئیس الاحرار کہتا تھا اور جماعت احمدیہ میں سے خواجہ کمال الدین اس گروہ سے متاثر بھی ہو چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے "الہلال" میں مضامین لکھے اور مولانا ابو الکلام آزاد نے جواباً خواجہ کمال الدین کی پرزور تائیدیں کیں جس کے نتیجے میں خواجہ کمال الدین نے اپنی تبلیغ و تقریر میں احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام لینا چھوڑ دیا۔
انا للہ و انا الیہ راجعون)

پانچویں ضرورت: "احمدی احباب میں تعلیم کا پھیلانا ہے۔

چھٹی ضرورت: آپس میں تعارف اور میل ملاپ کو ترقی دینا اور مصالحت

ساتویں ضرورت: احمدی جماعت کو دنیا کی ترقی سے آگاہ کرنا

آٹھویں ضرورت: تبلیغ کے لئے کوشش کرنا اور جن ممالک میں تبلیغ نہیں ہوئی ان کی طرف توجہ کرنا اور دشمنانِ اسلام کی تبلیغی کوششوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا۔

الفضل کے اجراء سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب (رضی اللہ عنہ) نے استخارہ کیا اور حضرت المسیحؓ کی خدمت میں اجازت کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

"ہفتہ وار پبلک اخبار کا ہونا بہت ہی ضروری ہے۔ جس قدر اخبار میں دلچسپی بڑھے گی خریدار خود بخود پیدا ہوں گے۔ ہاں تائید الٰہی، حسن نیت، اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے۔ زمیندار، ہندوستان اور پیسہ میں کیا اعجاز ہے؟ وہاں تو صرف دلچسپی ہے اور یہاں دعا بلکہ نصرت الٰہیہ کی امید بلکہ یقین توکلاً علی اللہ کام شروع کر دیں۔"

الفضل کا ابتدائی سٹاف

الفضل کے اجراء میں آپ کے معاونِ خصوصی اور سٹاف کے سرگرم رکن جنہوں نے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ہاتھ بٹایا وہ حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؓ تھے۔ ان کے علاوہ ادارہ میں حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ اور ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیرؓ بھی تھے۔ الفضل کے اوّلین کاتب محمد حسین صاحب تھے اور مینیجر مرزا عبد الغفور بیگ صاحب۔ طابع و ناشر اور ایڈیٹر کے فرائض حضرت صاحبزادہ صاحب بنفس نفیس سرانجام دیتے تھے۔ الفضل کا ابتدائی دفتر حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے مکان کی نچلی منزل میں قائم ہوا۔

الفضل کا پہلا پرچہ

الفضل کا پہلا شمارہ ساڑھے نو انچ x سوا بارہ انچ کے سائز پر سولہ صفحات کی ضخامت پر مشتمل تھا۔ ٹائیٹل کے صفحات کا رنگ سرخی مائل گیروا تھا جبکہ اندرونی صفحات عام سفید رنگ کے تھے۔ ٹائیٹل کا نصف اوپری صفحہ لوح پر مشتمل تھا۔ جس پر سب سے اوپر آیت قرآنی قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ درج تھی۔ اس کے نیچے دوسری آیت قرآنی نسبتاً کم جلی الفاظ میں یہ تھی:

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

لوح پر درج تھا کہ ہر بدھ وار کو قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت بہر حال پیشگی للعہ سالانہ (چار روپے سالانہ)۔ ٹائیٹل پر ڈیٹ لائن یوں درج تھی۔

جلد ۱	۱۸ جون ۱۹۱۳ء مطابق ۱۲ رجب المرجب ۱۳۳۱ھ بروز بدھ	نمبر ۱

یہ اخبار ضیاء الاسلام پریس قادیان میں طبع ہوا۔ عجیب بات یہ ہے ٹائیٹل پر تو ۱۸ جون ۱۹۱۳ء کی تاریخ تھی مگر تمام اندرونی صفحات پر ۱۹ جون ۱۹۱۳ء کی تاریخ تھی۔

سرورق پر نچلے نصف حصہ پر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ۱۳ جون ۱۹۱۳ء کا خطبہ درج تھا۔ اس صفحے پر مدینۃ المسیح کے کالم کے تحت قادیان دارالامان کی خبریں درج تھیں۔

اندر کا پہلا صفحہ (یعنی ص۲) پر خبریں تھیں اور دیگر صفحات پر اداریہ کے علاوہ جو مضامین تھے، ان کے عناوین یہ ہیں: تبلیغِ اسلام، غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں، ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (ڈپٹی کمشنر گورداسپور کا الفضل کا ڈیکلریشن دینے پر شکریہ)، نفل اور تجارت، میر احمد

"تادیب النساء"، امر بالمعروف، وقت کی قدر کرو، حضرت اقدس کی پرانی نظمیں (جو ابھی تک شائع نہیں ہوئیں)، تصدیق المسیح، الاسلام، تاریخ اسلام، سید ادریسی کا خط بنام امام یحییٰ حمید الدین، پنجاب گورنمنٹ کا خرچ پادریوں پر (یہ خرچ سالانہ دو لاکھ روپے سے زائد تھا۔

ایک دلچسپ خبر

خبروں اور تراشوں کے صفحات پر ایک خبر شائع کی گئی ہے جس سے بیسویں صدی کے آغاز میں برطانوی پارلیمنٹ کے "آداب" پر روشنی پڑتی ہے۔ خبر یوں ہے کہ برطانیہ "عظمیٰ" کے وزیر اعظم مسٹر اسکوئتھ پارلیمنٹ میں تقریر کر رہے تھے کہ ایک شخص نے جو کہ حقوق نسواں کا حامی تھا اور حکومتی پالیسی کا مخالف تھا، اس نے عین دوران تقریر ایک سیر آٹے کا تھیلا وزیر اعظم پر پھینک مارا جو کچھ عرصہ دور جا کر کھل گیا۔ اور وزیر اعظم کے لباس کے علاوہ سپیکر اور دیگر ممبران کی کرسیاں بھی آٹے میں اٹ گئیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب (رضی اللہ عنہ) نے اس خبر کا عنوان "پارلیمنٹ میں آٹے کی بارش" رکھا۔

پہلے شمارے کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا ایک خصوصی مضمون شامل اشاعت تھا۔ اس کا عنوان "اسلامی اخبارات کے لئے دستور العمل" تھا۔ اس مضمون میں جو کہ آخری صفحہ پر شائع ہوا۔ حضور نے عام اخباروں اور ملکی طریق سیاست پر اظہار ناپسندیدگی کیا تھا۔ اس طرزِ سیاست کے بارے میں حضور نے لکھا تھا۔

"ایک سیاسی انسان ہزاروں کو مروا دے اور لاکھوں کو بے خانماں کر دے اس کا دل ذرا نہیں پسیجتا۔"

اس کے بعد عام مسلمانوں کی حالت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی تمنا ظاہر کی اور آخر میں فرمایا کہ۔

"پس برادران و عزیزانِ ایڈیٹرانِ اخبار میں وہ مضمون دو جس میں نفسانیہ خواہشات مومنوں تفرقہ و امراء پر اعتراض اور اس میں ناعاقبت اندیشی، خود غرضی، طمع دین الٰہی سے بے خبری، نفاق جو بد ظنیوں سے پیدا ہوتا ہے، اور حکام کی نااہلی، ترک افشاء سلام (خصوصاً ہندوستان میں تو یہ مبارک دعا معیوب یقین کی گئی ہے) ترکِ جمعہ و جماعات امراء میں تھی، عادات بدنی نے کہاں تک نوبت پہنچائی ہے کا علاج ہو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

پہلا اداریہ

اخبار کا پہلا اداریہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر مشتمل تھا جو کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (رضی اللہ عنہ) نے رقم فرمایا تھا۔ اس اداریے کی ابتداء یوں ہوتی ہے

"خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں "الفضل" جاری کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام پر لوگ ان کے کشتی بنانے پر ہنستے تھے اور اسے غیر ضروری قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ خشک میدانوں اور ریت کے ٹیلوں پر کشتی کیونکر چلے گی۔ اس طرح بہت سے لوگوں کو الفضل کی ضرورت میں شبہ ہے اور ایسی قوم جس کا خون بڑھتی ہوئی ضروریات پہلے ہی چوس چکی ہیں۔ اس کا چلنا مضحکہ انگیز معلوم ہوتا ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جس طرح حضرت نوح ؑ کی کشتی کے چلنے کے وقت اٹھتی ہوئی موجیں اور بڑھتی ہوئی لہریں اور جہازوں کو تباہ کرنے والی آندھیاں اور راستہ بھلا دینے والی ظلمتیں ایک خطرناک نظارہ دکھا رہی تھیں اور ظاہری نظر سے دیکھنے والا انسان سمجھتا تھا کہ یہ کشتی اب گئی اب گئی۔ وہی حال اس اخبار کا ہے۔ اس لئے میں بھی اپنے ایک مقتدا اور رہنما اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپیدا کنار میں "الفضل" کی کشتی چلاتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بعد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں:

"بسم اللہ مجرىها ومرسٰها ان ربی لغفور الرحیم۔"

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب (رضی اللہ عنہ) نے انتہائی پرسوز دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے مقصد کی کامیابی کی التجا کی ہے۔ آپ نے لکھا:

"..... اے میرے مولا اس مشتِ خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا۔"

الفضل کی مختصر تاریخ

خلافت ثانیہ کے قیام پر قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ؓ نے اس کی ادارت سنبھال لی اور پرنٹر و پبلشر حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی تجویز ہوئے۔ ۲۷ر اگست ۱۹۱۴ء تک کے پرچے حضرت مرزا بشیر احمد ؓ کی ادارت میں نکلتے رہے اور پھر عملاً یہ ذمہ داری قاضی اکمل صاحب نے اٹھالی۔ الفضل کا حلقہ روز بروز وسیع ہونے کے ساتھ قاضی صاحب کو منیجری کی ذمہ داریاں بھی اٹھانا پڑیں۔ اس لئے مستقل ایڈیٹر کی ضرورت محسوس ہوئی جس پر حضرت ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی کی خدمات حاصل کی گئیں مگر ۱۱ر جون ۱۹۱۶ء سے ادارت کا کام حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل کے سپرد ہوا۔ چند دن کے بعد پھر حضرت قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر بنا دیئے گئے۔ بعد ازاں ۴ر جولائی ۱۹۱۶ء سے اس کے مستقل ایڈیٹر محترم خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی مقرر ہوئے جنہوں نے تیس برس تک ذمہ داری بڑی کامیابی سے نبھائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان کی وفات (۱۸ر اپریل ۱۹۵۶ء) پر انہیں "زبردست ایڈیٹر" قرار دیا۔

خواجہ غلام نبی کے بعد ۴ر نومبر ۱۹۴۶ء سے الفضل کی ادارت کا کام محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر نے سنبھالا جو کہ ۳۰ر اپریل ۱۹۷۱ء کو اس کام سے سبکدوش ہوئے اور ان کے بعد یکم مئی ۱۹۷۱ء سے مسعود احمد خان صاحب دہلوی آج تک یہ ذمہ داری انجام دیتے چلے آ رہے ہیں۔ الفضل ابتداً ہفتہ وار تھا۔ بعد میں ہفتہ میں دو بار، تین بار اور چار بار بھی چھپا۔ آخر ۸ر مارچ ۱۹۳۵ء سے الفضل مستقل طور پر روزانہ کر دیا گیا۔

الفضل کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

"پھر ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو ارسطو اور افلاطون کا بھائی سمجھتے ہیں۔ انہیں توفیق بھی ہوتی ہے اور اخبار کی خریداری کی استطاعت بھی رکھتے ہیں مگر جب کہا جاتا ہے کہ آپ الفضل کیوں نہیں خریدتے تو کہہ دیتے ہیں اس میں کوئی ایسے مضامین نہیں ہوتے جو پڑھنے کے قابل ہوں، ان کے دوسرے اخبارات میں ایسے مضامین ہوتے ہیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں کہ وہ انہیں سنیں اور ان کے پڑھنے کے لئے اخبار خریدیں۔ ایسے لوگ یقیناً وہمی ہوتے ہیں اور ان میں قوت موازنہ نہیں پائی جاتی۔ میرے سامنے جب کوئی کہتا ہے کہ الفضل میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اسے پڑھا جائے تو میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ مجھے تو اس میں کئی باتیں نظر آجاتی ہیں۔ آپ کا علم چونکہ مجھ سے زیادہ وسیع ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو اس میں کوئی ایسی بات نہ نظر آتی ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب کسی کے دل کی کھڑکی بند ہو جائے تو اس میں کوئی نور کی شعاع داخل نہیں ہو سکتی۔ پس اصل وجہ یہ نہیں ہوتی کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کے اپنے دل کا سوراخ بند ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اخبار میں کچھ نہیں ہوتا۔"

تقریر حضرت مصلح موعود فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۷ء بمقام قادیان (الفضل یکم مئی ۱۹۶۲ء صفحہ ۳)

ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کی کوئی قیمت نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ر مارچ ۱۹۴۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اراکین انصار اللہ متوجہ ہوں

اراکین انصار اللہ کے لئے بنیادی معلومات کا نصاب دوبارہ چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ اس رسالے کو مفید بنانے کے لئے صدر محترم نے چار علمائے سلسلہ سے درخواست کی تھی کہ وہ ایڈیشن اول کا تنقیدی جائزہ لے کر اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں۔ ان کے مشوروں کی روشنی میں متن میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ نقش ثانی، نقش اول سے بہتر ثابت ہوگا۔ اس سال کے امتحانات کے لئے جو نصاب مقرر کیا گیا ہے، اس میں یہ رسالہ بھی شامل ہے۔ تمام اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ خود بھی اس کا مطالعہ کریں۔ نیز اپنے گھروں میں عورتوں، بچیوں اور بچوں کو بار بار اس کے مطالعہ کی تلقین کریں تاکہ اس کے مضامین ان کے ذہن نشین ہو سکیں۔ یہ رسالہ دفتر انصار اللہ سے تین روپیہ ۳/- فی نسخہ کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

کتنے ہی پردے ڈالیں وہ بدل نہیں سکتی۔ جب بھی وہ دعا اور توبہ کی طرف مائل ہونگے فطرت غالب آکر ان کے گناہوں کو دھو ڈالے گی اور وہ پھر نیک بن جائیں گے۔ خواہ کوئی شخص کتنا ہی بگڑ جائے اور کوئی قوم کتنی ہی غلط کار بن جائے اس کا اصلاح پذیر ہونا ہرگز ناممکن نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں نیکی کا مادہ ودیعت کیا ہے وہ مادہ انسان کی اپنی غلط کاری کی وجہ سے روپوش تو ہو سکتا ہے معدوم نہیں ہو سکتا۔

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۱۹

میں حبیب احمد ولد محمد خان مرحوم قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی ساکن پشاور ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

ایک مکان واقع پشاور شہر مالیت ۲۵۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۶/- روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد حبیب احمد پسر محمد خان مرحوم

گواہ شد کاتب التحریر چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور۔

گواہ شد حاجی بختیار احمد صدر موصیان پشاور۔

مسل نمبر ۲۴۱۲۰

میں نادرہ یاسمین زوجہ میاں منیر الحق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۲-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر ۶۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی ۴ ۳/۴ تولہ مالیت ۴۲۸۹/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ نادرہ یاسمین

گواہ شد عبدالحق رامہ ۲/۳ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد ڈاکٹر بشیر احمد ۱۹/۳ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۴۱۲۱

میں زاہدہ طارق زوجہ محمد ارشد صاحب طارق قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۳-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپے

۲۔ طلائی زیور پانچ تولے مالیت ۴۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ زاہدہ طارق زوجہ محمد ارشد طارق۔

گواہ شد محمد ارشد طارق وصیت نمبر ۲۲۳۲۴ ۷۔C رفاہ عام سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد محمد اسلم راشد وصیت نمبر ۱۹۸۸۰ کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۱۲۲

میں امۃ الہادی بیوہ چوہدری عطاء الرحمن صاحب قوم جٹ پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ زیور طلائی ۶ تولہ ۳ ماشہ مالیت ۵۰۶۸/- روپے۔

۲۔ ایک عدد انگوٹھی جس میں آٹھ ہیرے لگے ہوئے ہیں مالیت ۵۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ امۃ الہادی۔

گواہ شد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ راجگڑھ قیادت اسلامیہ پارک لاہور وصیت نمبر ۲۲۶۶۹۔

گواہ شد صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹۔ نائب صدر و سیکرٹری مال حلقہ راجگڑھ لاہور۔

درخواست دعا

۱۔ میرے تایا جان محترم منشی محمد اسمٰعیل صاحب خوشنویس آف محلہ دارالیمن ربوہ کی دائیں آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن کچھ عرصہ قبل ہوا تھا جو کہ بظاہر کامیاب رہا تھا۔ اب چند روز سے آنکھ میں ٹیسیں پڑنی شروع ہوگئی ہیں جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حمیدالدین ناصر آباد کالونی ربوہ

۲۔ میری اہلیہ محترمہ جو کہ عرصہ سے معدہ کی امراض میں مبتلا چلی آرہی ہیں کی طبیعت ان دنوں زیادہ ناساز ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام محمد ناصر آباد کالونی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۲۸؍جولائی سے ۱۲؍اگست ۱۹۷۹ء تک مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہو گی انشاء اللہ۔ جملہ امراء کرام، صدر صاحبان و مربیان کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں ایسے طلباء و طالبات کو کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں جو کم سے کم مڈل پاس ہوں۔ اس تعلیمی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑی عمر کے مرد و خواتین بھی شمولیت کر سکتے ہیں۔ کلاس کے حسب سابق تین معیار ہوں گے۔

۱۔ **معیار اوّل** :۔ جن کی تعلیم بی۔ اے پاس یا اس سے اُوپر ہو گی۔ مولوی فاضل، منشی فاضل یا ادیب فاضل بھی اس معیار میں شامل ہوں گے۔

۲۔ **معیار دوم** :۔ جن کی تعلیم بی۔ اے سے کم اور میٹرک یا میٹرک سے اوپر ہو گی۔

۳۔ **معیار سوم** :۔ جن کی تعلیم مڈل، اس سے اوپر اور میٹرک سے کم ہو گی۔

امسال یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ معیار اوّل و دوم کی تدریس مشترک طور پر اور معیار سوم کی تدریس الگ ہو گی۔ نصاب بھی الگ الگ ہو گا۔ امتحان حسب سابق ہر سہ معیار کا الگ الگ ہو گا۔

طلباء کی فہرستیں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) میں اور طالبات کی فہرستیں حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پاس ۲۷؍جولائی تک پہنچ جانی چاہئیں۔

مقام تدریس :۔ معیار اوّل و دوم کی کلاس مشترک طور پر مسجد مبارک میں اور معیار سوم کی کلاس الگ ایوانِ محمود میں لگائی جائے گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ضرورت انسپکٹر انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو باہر کی مجالس میں دورہ کر کے انصار اللہ کے لائحہ عمل پر عملدرآمد کروا سکے اور تربیتی امور سرانجام دے سکے۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب صدر صاحب مقامی اور زعیم انصار اللہ کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف پر مشتمل درخواستیں بنام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھجوائیں۔

نام۔ عمر۔ تعلیم۔ تجربہ۔ مکمل پتہ۔ مستقل رہائش۔ جماعتی نظام میں خدمت کی توفیق۔

(نوٹ) عمر پینتیس ۳۵ سال سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ڈرائیور کی ضرورت

نظارت ہذا کی جیپ کے لئے تجربہ کار، محنتی اور دیانتدار ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب اپنے ضروری کوائف عمر، تعلیم، تجربہ کے ساتھ درخواست امیر یا صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔ تنخواہ مطابق قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائے گی۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۳؍مارچ ۱۹۷۹ء بمقام احمدیہ ہال کراچی میں دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم نور احمد صاحب اعوان ولد مکرم غلام محمد صاحب آف جہلم حال کراچی کا نکاح مکرمہ انیسہ منصور صاحبہ بنت مکرم منصور محمد صاحب شمر ما کراچی کے ہمراہ محترم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر مربی کراچی نے پڑھا۔

احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد اکرم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اسلام کا غلبہ انشاء اللہ جلد ہو کر رہے گا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو شخص اس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہو گا۔ مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔"

غلبہ اسلام کے کام کو اور وسعت دینے کے لئے اس فنڈ کو مضبوط کرنا نہایت ضروری ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اظہارِ تشکر اور درخواستِ دعا

روزنامہ "الفضل" میں میری والدہ محترمہ مرحومہ کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے تعزیت کے خطوط تحریر فرمائے ہیں۔ میں تہ دل سے ان محترم دوستوں اور عزیز رشتہ داروں کا جو کسی نہ کسی رنگ میں میرے شریکِ غم ہیں بے حد شکر گزار ہوں۔ والدہ مرحومہ نہایت مخلص اور مومنہ احمدی خاتون تھیں اور اپنی نیکنامیوں کی وجہ سے خاندان بھر میں نہایت ہر دلعزیز وجود کی مالک تھیں۔

بذریعہ روزنامہ "الفضل" اپنے تمام کرمفرماؤں اور اعزہ و اقارب کے تعزیت ناموں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحومہ کے لئے جنتِ فردوس میں بلند درجات اور ہم پسماندگان کیلئے صبرِ جمیل کی درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار چوہدری خلیل احمد ایم۔ اے (نابینا) آف چک جھمرہ لیکچرار ہسٹری گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرہ ضلع فیصل آباد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی کیپٹن نثار احمد صاحب شیخ لاہور چھاؤنی دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں نیز میری بچی نسیم اقبال کوئٹہ میں بیمار ہے۔ ہر دو کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ نذیر احمد فیض۔ بلال اسٹیٹس۔ ربوہ)

۲۔ محترمہ بیگم عصمت قاسم صاحبہ مجوکہ بھیرہ سے تحریر فرماتی ہیں کہ میرا اکلوتا بیٹا عزیز فاروق احمد بعمر ۱۱ سال طویل عرصہ سے دمہ کے مرض میں مبتلا ہے قارئین کرام سے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو صحتِ کاملہ و عاجلہ و نیز لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۳۔ خاکسار کا لڑکا محمد عظیم عرصہ ایک ماہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عزیز م کی کامل شفایابی کیلئے درخواستِ دعا ہے۔ (چوہدری نذیر احمد چک ۳۱ ڈاکخانہ چک ۳۲ ضلع سانگھڑ۔ سندھ)

نوٹس داخلہ

فون ۴۹۲

الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ربوہ

سرگودھا ڈویژن کا وہ پہلا فنی ادارہ ہے جس نے پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے رجسٹریشن کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۴؍مئی ۱۹۷۹ء۔ طلباء کو بورڈ کی طرف سے وہی سرٹیفکیٹ ملیگا جو کریش پروگرام ایوننگ کلاسز میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے طلباء کو ملتا ہے۔

ریفریجریشن وائیرکنڈیشننگ کورس میں داخلہ نئے دوستوں کے لئے ۳۰؍جون تک جاری رہے گا۔

الشفیق انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ربوہ

پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن سے منظور شدہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴